انگریز طبیب ایڈورڈ جینز (چیچک ویکسین کا بانی)

انگریز طبیب ایڈورڈ جینز ہی وہ شخص تھا' جس نے چیچک جیسی ہولناک بیماری کے خلاف ویکسین تیار کی اسی طبیب کی بدولت چیچک کی بیماری دنیا سے ختم ہو چکی ہے۔ یہ اس قدر مہلک بیماری تھی کہ اس کے مریض مر جاتے تھے اور جو بچ جاتے اُن کا چہرہ چیچک کے دانوں سے بگڑ جاتا۔ چیچک کا مرض صرف یورپ تک ہی محدود نہیں تھا' بلکہ اس نے شمالی امریکہ' ہندوستان' چین اور دنیا کے متعدد مما لک میں بھی تباہی پھیلائی۔ ہر جگہ بچے اس کا مرغوب شکار رہے۔ سالہا سال سے چیچک کے سد باب کے لیے حفاظتی اقدامات وضع کرنے کی کاوشیں جاری تھیں۔ بہت پہلے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ جو شخص ایک بار چیچک کی بیماری کی زد میں آتا ہے، اس کے بعد تا حیات وہ اس میں مبتلا نہیں ہوتا۔ مشرق میں یہ روایت پیدا ہوئی۔ صحت مند لوگوں کو ان لوگوں کے خون وغیرہ کا ٹیکہ لگایا جاتا جنھیں یہ بیماری معمولی حد تک ہوتی۔ یہ اس موقع پر کیا جاتا کہ صحت مند آدمی اس طور خود بھی معمولی درجہ کے مرض میں مبتلا ہو گا' اور جب ایک بار وہ صحت مند ہو گا تو پھر ہمیشہ اس سے غیر متاثر رہے گا۔

اس روایت کو انگلستان میں اٹھارہویں صدی میں لیڈی میری وورٹلے مونٹا گو نے متعارف کروایا۔ ایڈورڈ کی پیدائش سے کئی سال پہلے یہ روایت عام ہو چکی تھی۔ اُنھیں خود جب وہ آٹھ سال کے تھے تو اس طریقے سے ٹیکہ لگا۔ لیکن اس حفاظتی تدبیر میں بڑی قباحت تھی۔ اس طریقے سے ان صحت مند لوگوں پر بیماری کا معمولی حملہ نہ ہوتا بلکہ شدید مہلک حملہ ہوتا جس سے ان کا سارا جسم دانوں سے بھر جاتا۔ حقیقت یہ تھی کہ ٹیکہ لگائے جانے والوں میں دو فیصد لوگ چیچک کے شدید حملے کا شکار ہوتے۔ ظاہر ہے کہ ایک بہتر طریقہ کار کی اشد ضرورت تھی۔

1949ء میں ایڈورڈ انگلستان میں گلوسسٹرشائر کے قصبہ ہرکلے میں پیدا ہوئے۔ بارہ برس کی عمر میں انھوں ایک سرجن کے ہاں ملازمت کی۔ بعدازاں علم تشریح الابدان کا مطالعہ کیا اور ایک ہسپتال میں کام کرنے لگے۔

1792ء میں انھیں سینٹ اینڈ یوز یونیورسٹی سے طب کی ڈگری ملی۔ 40 کی دہائی کے وسط میں وہ گلوسسٹرشائر میں ایک معالج اور سرجن کے طور پر کامیاب تھے۔

ایڈورڈ اس عوامی عقیدے سے آگاہ تھا جو وہاں کے گوالوں اور کسانوں میں عام تھا کہ اگر کسی شخص کو گوتھن سیتلا (Cowpox) ہو جائے جو مویشیوں کی بیماری تھی اور انسانوں میں بھی منتقل ہو جاتی تھی، تو وہ شخص تاعمر چیچک سے محفوظ رہتا ہے۔ ایڈورڈ نے محسوس کیا کہ اگر کسانوں کا یہ عقیدہ درست ہے تو گوتھن سیتلا کے مواد کو چیچک کے خلاف انسان میں داخل کرنا ایک زیادہ محفوظ تدبیر ہوگی۔ اس نے اس معاملے پر تحقیق کی۔ 1796ء تک وہ جان گیا کہ یہ عوامی عقیدہ درست تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنے طریقہ کار کے براہ راست اطلاق کا فیصلہ کیا۔ 1796ء میں ایڈورڈ نے ایک گوالے کے ہاتھ پر نکلے گوتھن سیتلا (Cowpox) کے دانے سے مواد لے کر ایک آٹھ سالہ بچے کو ٹیکہ لگایا۔ جیسا کہ متوقع تھا، لڑکے میں گوتھن سیتلا کے دانے ظاہر ہوئے لیکن پھر جلد ہی وہ صحت یاب ہو گیا۔ کئی ہفتوں کے بعد ایڈورڈ نے اُسی بچے کو چیچک کے مواد کا ٹیکہ لگایا۔ تاہم بچے میں بیماری کے کوئی آثار پیدا نہیں ہوئے۔ مزید کچھ تحقیق کے بعد ایڈورڈ نے اپنے نتائج کو ایک مختصر کتاب ''چیچک ویکسین کے اسباب اور اثرات کے متعلق تحقیق'' میں رقم کیا جو 1788ء میں اس نے خود ہی چھپوائی۔ اسی کتاب کے باعث ویکسین کو جلد ہی عام استعمال کیا جانے لگا۔ بعدازاں ایڈورڈ نے

ویکسین سے متعلق پانچ مزید مقالے تحریر کیے۔ سالہا سال تک اس نے اپنا بیشتر وقت اپنے طریقہ کار کے علم کی تشہیر اور اسے اپنانے کے عمل کو بہتر بنانے پر صرف کیا۔

انگلستان میں ویکسین کا استعمال شتابی سے عام ہوا۔ جلد ہی برطانوی بری اور بحری فوج میں بھی اس کے استعمال کو ضروری قرار دے دیا گیا۔

ایڈورڈ نے اپنے طریقے کار کے عام استعمال کی اجازت دے دی اور اس سے نفع کمانے کا خیال دل میں نہ لایا۔ تاہم 1802ء میں برطانوی مجلس قانون ساز نے شکر گزاری کے طور پر اسے دس ہزار پاؤنڈ انعام دیا۔ چند سال بعد مجلس نے اسے مزید بیس ہزار پاؤنڈ دیئے۔

اسے عالمگیر شہرت ملی' اور متعدد اعزازات اور تمغے دیے گئے۔ ایڈورڈ تین بچوں کا باپ تھا۔ وہ تہتر برس کی عمر میں 1823ء میں اپنے آبائی قصبہ برکلے میں ابدی نیند سو گئے۔

اگرچہ ایڈورڈ ایک حیران کن حقیقی سائنس دان نہیں تھا لیکن انسانیت کو اپنے کسی فعل سے اتنا فائدہ کم ہی لوگوں نے پہنچایا ہوگا۔ اس نے اپنی تحقیقات' تجربات اور تحریروں کے ذریعے ایک عوامی عقیدے کو باوقار حیثیت دی جس سے ان گنت لوگوں نے استفادہ کیا۔